سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 4 ایس سی آر

جالندھر امپرو ومنٹ ٹرسٹ
بنام
ریاست پنجاب اور دیگران

27 نومبر، 2002

[ڈوریسوامی راجو اور پی۔وینکٹا راما ریڈی، جسٹسز]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 18 اور 28-اے-شریک مالک کے معاوضے کا از سر نو تعین-ماں کے کہنے پر معاوضے میں اضافے کے لیے حوالہ کے لیے درخواست-وقت کے ساتھ منع کے طور پر مسترد کر دیا گیا-حوالہ معاملہ میں بچوں کو درخواست گزار کے طور پر شامل کیا گیا-معاوضے میں اضافے کے لیے ان کے دعوے کو برقرار رکھا گیا-ماں اپنے بچوں کو دیئے گئے معاوضے میں اضافے کے پیش نظر اپنے معاوضے کا از سر نو تعین کرنے کے لیے دفعہ 28 اے کے تحت درخواست دائر کرتی ہے-یہ دلیل کہ ماں کے دعوے کو وقت کے ساتھ مسترد کر دیا گیا ہے، دفعہ 28 اے کی دفعات اس کے معاملے میں لاگو نہیں ہوں گی-منعقد، دفعہ 28-اے کے اطلاق کی مطابقت سے قطع نظر، ماں شریک ہونے کی وجہ سے۔مالک اپنے بچوں کے ساتھ اس زمین کے سلسلے میں جو ان سب کی مشترکہ ملکیت تھی، دوسرے شریک مالکان کے سلسلے میں دیے گئے معاوضے میں اضافے کا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہے-یہ حقیقت کہ دفعہ 18 کے تحت حوالے کے لیے ماں کی درخواست کو وقت کی پابندی کے طور پر مسترد کر دیا گیا تھا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا-چونکہ حصول اراضی کے افسر کی طرف سے ماں کو معاوضے میں اضافے کا فائدہ دینے کے حکم سے حقیقی اور خاطر خواہ انصاف کیا گیا ہے، اس لیے کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

اے۔وشوناتھ پلئی اور دیگران بنام اراضی کے حصول کے لیے خصوصی تحصیلدار؛ اے آئی آر (1991) عدالت عظمیٰ 1966 نے انحصار کیا۔

یونین آف بھارت و دیگر بنام ہنسولی دیوی اور دیگران، جے ٹی (2002) جلد 7 صفحہ 42، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ : 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 8394۔

1987 کے سی۔ڈبلیو۔پی نمبر 8442 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 20-11-1982 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس کے بگا اور مسز سریشتا بگا۔

جواب دہندہ کے لیے پی این پوری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا :

مذکورہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 1987 کے دیوانی تحریری عرضی نمبر 8442 کے حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے، جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر تحریری عرضی کو مختصر طور پر مسترد کر دیا گیا ہے جس میں حصول اراضی کے کلکٹر، امپرو ومنٹ ٹرسٹ، جالندور کے حکم کو چیلنج کیا گیا ہے جو کہ حصول اراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 28اے کے تحت اختیارات کے مبینہ استعمال میں بنایا گیا تھا، جیسا کہ 1984 کے ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔زیر بحث زمینوں کو حصول کے لیے مطلع کیا گیا اور مناسب رسمی کارروائیوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد، حصول اراضی کے کلکٹر نے 1978 کا نمبر 3

21.12.1978 پر ایک فیصلہ منظور کیا اور زمینوں کا قبضہ بھی 1.2.1979 پر لیا گیا۔ یہاں چوتھے مدعا علیہ نے حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 18 کے تحت حوالہ طلب کیا ہے تاکہ 11.5.1983 پر کی گئی درخواست کے ذریعے بڑھے ہوئے معاوضے کا تعین کیا جا سکے جس کے نتیجے میں 1.6.1983 پر امپروومنٹ ٹرسٹ ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ حصول اراضی کے ٹریبونل کا حوالہ دیا گیا۔ یہ اس مرحلے پر ہے، مدعا علیہ نمبر 4 کے چار بچوں کی طرف سے کی گئی درخواست پر، انہیں حوالہ اراضی معاملہ میں درخواست گزار 2 سے 5 کے طور پر شامل کیا گیا تھا جو اصل میں، جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا تھا، چوتھے مدعا علیہ کے کہنے پر حوالہ دیا گیا تھا۔

متعلقہ فریقین کے دعووں پر غور کرنے کے بعد، حصول اراضی کے ٹریبونل نے 5.2.1986 پر فیصلہ دیا کہ جہاں تک چوتھے مدعا علیہ کا تعلق ہے، اس کے حوالے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا کیونکہ ٹریبونل کے خیال میں اسے حد سے روک دیا گیا تھا۔ ٹریبونل کا یہ بھی خیال تھا کہ اگرچہ اسے وقت پر فیصلہ کا علم تھا، لیکن اس نے دفعہ 18 کے تحت اس کے لیے مقرر کردہ وقت کے اندر حوالہ کے لیے دعوی نہیں کیا۔ جہاں تک چوتھے مدعا علیہ کے بچوں کا تعلق ہے جنہیں بعد میں 2 سے 5 تک درخواست گزاروں کے طور پر حوالہ میں شامل کیا گیا ہے، ان کے اضافے کے دعووں کو برقرار رکھا گیا ہے اور معاوضے میں اضافہ کیا گیا ہے، جیسا کہ تاریخ 5.2.1986 کے فیصلے میں اشارہ کیا گیا ہے، ٹریبونل نے ان کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس مرحلے پر اور ان افراد کے حق میں دی گئی ترقی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، چوتھے مدعا علیہ نے حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 28اے کے تحت اختیارات کی درخواست کرتے ہوئے درخواست دائر کی جس میں اپیل کنندہ کے عذرات کو مسترد کرتے ہوئے اس کے معاوضے کا از سر نو تعین کرنے کی درخواست کی گئی، حصول اراضی کے کلکٹر نے 14.3.1986 پر اسے ان تمام فوائد کے ساتھ معاوضے میں اضافہ کرنے کا حکم دیا جو درخواست گزاروں کو 2 سے 5 تک دیے گئے ہیں۔ یہ عدالت عالیہ کی طرف سے تعین کے چیلنج کو مسترد کرنے پر ہے، جیسا کہ اوپر دیکھا گیا ہے، موجودہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

سنا ہے کہ مسٹر بگا نے اپیل کنندہ کے سینئر وکیل اور مسٹر ایس ایم سارین، چوتھے مدعاعلیہ کے فاضل وکیل کے بارے میں سیکھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل سینئر وکیل نے سختی سے دعوی کیا کہ جہاں تک چوتھے مدعاعلیہ کے دعوے کو اسی فیصلے کے ذریعے مسترد کیا گیا ہے، چوتھے مدعاعلیہ کی طرف سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا جس نے فیصلے کے اس حصے کو چیلنج نہیں کیا ہے جس نے ایکٹ کے دفعہ 28اے کے فائدے سے فائدہ اٹھانے کے اپنے دعوے کو مسترد کر دیا ہے اور یہ کہ اس طرح کے معاملے میں، دفعہ 28اے کی کوئی درخواست نہیں ہوگی۔ چوتھے مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے جے ٹی (2002) جلد 7 صفحہ 42 میں رپورٹ کردہ آئینی بنچ کے فیصلے پر انحصار کیا۔

اس نظریے کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ہم لینے کا ارادہ رکھتے ہیں اور تصفیے کے جس طریقے کو دیا جانا ہے، ہمارے لیے یہ غیر ضروری ہے کہ ہم اپنے سامنے موجود نوعیت کے معاملے میں ایکٹ کے دفعہ 28اے کی مطابقت یا اطلاق کی تشہیر کریں۔ چوتھا مدعاعلیہ بلاشبہ اپنے بچوں کے ساتھ ایک شریک مالک ہے جسے 2 سے 5 تک درخواست گزار کے طور پر مورخہ 5.2.1986 میں شامل کیا گیا تھا، اس صورت میں، قانون کے پہلے اصولوں پر بھی ایک شریک مالک دوسرے شریک مالکان کے حوالے سے دیے گئے بڑھے ہوئے معاوضے کا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہے جو اس کے کہنے پر حاصل کی گئی زمین کے حوالے سے دیا گیا تھا، جو مشترکہ طور پر ان سب کی تھی۔ لہذا جہاں تک یہ حقیقت ہے کہ اس معاملے میں دفعہ 18 کے تحت حوالہ کے لیے چوتھے مدعاعلیہ کی درخواست کو ٹریبونل نے بالآخر اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ حوالہ دیر سے کی گئی درخواست پر دیا گیا تھا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہمارے خیال میں ایسے شریک مالکان کے دعووں میں فرق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جن کے دعوے واقعی برقرار رہے اور چوتھے مدعاعلیہ کے دعووں میں تفریق کے لیے کوئی فرق نہیں ہے۔ اے وشوناتھ پلئی اور دیگران بنام حصول اراضی کے لیے خصوصی تحصیلدار میں اے آئی آر (1991) عدالت عظمیٰ کے صفحہ 1966 میں رپورٹ کیے گئے فیصلے میں اس عدالت کے طے کردہ اصولوں کے ذریعے ہم اوپر بیان کردہ نقطہ نظر میں کچھ حد تک مضبوط ہیں۔

ہمارے مذکورہ بالا نتیجے کی روشنی میں، اور یہ معلوم کرتے ہوئے کہ فریقین کے ساتھ حقیقی اور خاطر خواہ انصاف کیا گیا ہے، ہم حصول اراضی کے کلکٹر کے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کرتے ہیں، جس سے چوتھے مدعا علیہ کو بڑھے ہوئے معاوضے کا فائدہ ملتا ہے۔

اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد ہو جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

آر۔ پی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this
document